سیر و سوانح

مفتی محمد سعد اللہ مراد آبادی

اور ان کی تصنیف خلاصۃ النوادر

ڈاکٹر تبسم صابر

دین کے اصول و مبادی کو جاننے کے لیے قرآن کریم کا فہم و ادراک بہت ضروری ہے۔ اس کا نزول عربی مبین میں ہوا ہے۔ جس وقت قرآن نازل ہو رہا تھا اس وقت جو لوگ اس کے مخاطب تھے وہ عربی زبان سے بہ خوبی واقف تھے، لہٰذا قرآن کے معنی و مفہوم کو سمجھنے میں انھیں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ اگر کبھی انھیں کسی لفظ کی مراد کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی تو اس کے حل کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ان کے درمیان موجود تھی۔ چنانچہ وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپؐ اس کی توضیح و تشریح فرما دیتے تھے۔ لیکن جب آہستہ آہستہ اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہونے لگا اور عربوں کا دوسری قوموں سے اختلاط بڑھا تو غیر عرب اقوام کو عربی زبان سے ناواقفیت کے سبب قرآن سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ چونکہ اس وقت تک قرآن کریم پر نقطے اور اعراب نہیں لگائے گئے تھے، اس لیے صحیح تلاوت کا بھی مسئلہ تھا۔ عربوں کو اس کی ضرورت نہیں پڑتی تھی، اس لیے انھوں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی، لیکن بعد میں اپنے عجمی مسلمان بھائیوں کو تلاوتِ قرآن پاک کی غلطیوں سے آگاہ کرنے کے لیے انھوں نے قرآن پر اعراب اور نقطے لگانا ضروری سمجھا، اس کے نتیجے میں علم اعراب القرآن کی بنیاد پڑی۔ بعد ازاں قرآن کے مطالب کی توضیح و تشریح کے لیے تفسیریں لکھی گئیں، نیز قرآن فہمی کے لیے متعدد علوم وضع کیے گئے، جن میں قرآن کے سبب نزول، وحی کی حقیقت اور اس کی اقسام، قرآن کی کتابت اور جمع و تدوین، قرآنی سور و آیات کی

ترتیب، وجوہ اعجاز قرآن، قصص القرآن، قراءت کے اصول وضوابط، قرآن کے مشکل الفاظ کا حل اور توضیح، اصول تفسیر، مکی و مدنی سورتوں کے مابین امتیاز، نقطے اور اعراب کی وضاحت، سبعۃ احرف وغیرہ جیسے موضوعات شامل تھے۔ بعد میں 'علوم القرآن' کے نام سے ایک مستقل فن وجود میں آ گیا۔ عالم اسلام میں اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں علاّمہ زرکشیؒ کی 'البرہان فی علوم القرآن' (چار جلدیں)، علاّمہ جلال الدین سیوطیؒ کی 'الاتقان فی علوم القرآن' (دو جلدیں) اور شیخ زرقانیؒ کی 'مناھل العرفان' (دو جلدیں) معروف ہیں۔

علمائے ہند نے بھی اس موضوع پر قابل قدر تصنیفی سرمایہ یادگار چھوڑا ہے، چنانچہ ہندوستانی علما میں شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ نے علوم القرآن کے موضوع پر اپنی مایہ ناز کتاب 'الفوز الکبیر فی اصول التفسیر' (بہ زبان فارسی) لکھی، جس کے بارے میں مولانا عبدالحی حسنیؒ کا بیان ہے کہ ''علوم القرآن کے موضوع پر اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے''[1] یہ کتاب علوم القرآن کے موضوع پر ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے اور اکثر عربی مدارس میں داخلِ نصاب ہے۔ شاہ صاحب کے صاحب زادے شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ نے بھی اس موضوع پر دو رسالے 'الافادات العزیزیۃ' (بہ زبان عربی) اور 'التحقیقات النفیسۃ' (بہ زبان فارسی) تصنیف کیے ہیں۔ نواب صدیق حسن خاں قنّوجی کی 'الاکسیر فی اصول التفسیر' اور 'افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ' (بہ زبان فارسی) بھی اس موضوع کی اہم کتابیں ہیں۔

انیسویں صدی عیسوی کا آسمانِ علم وادب جن مایہ ناز مشاہیر اہل قلم کے ناموں سے منور رہا ہے۔ ان میں ایک بہت ممتاز اور قابل قدر نام مفتی محمد سعد اللہ مرادآبادی کا ہے۔ ان کے رشحاتِ قلم نے علم وحکمت اور تحقیق وجستجو کے بے شمار معرکے سر کیے ہیں۔ بیش تر ارباب سیر وتراجم نے ان کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ مفتی سعد اللہ ۱۸۰۴ء میں مرادآباد میں پیدا ہوئے اور ۱۸۷۷ء میں تقریباً تہتّر (۷۳) سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن مرادآباد میں حاصل کی۔ بعد ازاں رام پور، نجیب آباد، دہلی اور لکھنؤ کے باکمال اساتذۂ فن سے مختلف علوم وفنون میں خوشہ چینی کی، یہاں تک کہ بہت جلد اپنی صلاحیت ومحنت، فراست وذکاوت اور شبانہ روز جدو جہد سے چمنستانِ علم وادب میں اپنا ایک خاص مقام

بنالیا۔ انتیس (۲۹) سال کی عمر میں تعلیم سے فراغت کے بعد مدرسۂ شاہی لکھنؤ میں بہ حیثیت استاد تقرر ہوا، نیز قضا و افتا کے عہدۂ جلیلہ سے سرفراز کیے گئے۔ ۱۸۵۶ء تک بدستور سابقہ عہدوں پر برقرار رہے۔ پھر سلطنت لکھنؤ کے زوال پزیر ہو جانے کے بعد جب وہاں آپ کا قیام مشکل ہو گیا تو نواب یوسف علی خاں والیٔ رام پور کی دعوت پر رام پور تشریف لائے۔ لکھنؤ کی طرح رام پور میں بھی آپ کے علم و فضل کی بہت قدر دانی ہوئی۔ نواب رام پور نے آپ کے مرتبہ و منزلت کے پیشِ نظر آپ کو نہ صرف عہدۂ قضاء و افتاء پر فائز کیا، بلکہ عدالت مرافعہ کے حاکم اور کچھ دنوں بعد ریاست کے تمام مدارس کے نگراں کی حیثیت سے آپ کا تقرر فرمایا۔ ان عہدوں پر آپؒ تادم حیات برقرار رہے۔ تمام عمر تعلیم و تعلّم سے وابستہ رہنے کی وجہ سے آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے، جن میں اکثر مشاہیر اہل قلم کی فہرست میں شامل ہیں۔ آپ کی تصانیف کے ضمن میں مختلف موضوعات پر عربی، اردو اور فارسی میں کم و بیش اڑتیس (۳۸) کتابوں کے نام ملتے ہیں، جن میں بعض مختصر رسالوں اور بعض شروح و حواشی کی شکل میں ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے بعض فتاوی بھی ہیں، جن سے فقہ حنفی میں آپ کا امتیازی وصف ظاہر ہوتا ہے۔[۲]

مفتی سعد اللہ کی تصانیف کی فہرست میں دو کتابیں علوم القرآن کے موضوع پر بھی ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: (۱) نوادر البیان فی علوم القرآن (۲) خلاصۃ النوادر۔

اکثر تذکرہ نگاروں نے اوّل الذکر تصنیف کا ذکر اپنی کتابوں میں کیا ہے، لیکن کافی تلاش و جستجو کے بعد بھی یہ کتاب دست یاب نہ ہو سکی۔ جہاں تک آخر الذکر تصنیف 'خلاصۃ النوادر' کا تعلق ہے، یہ ایک مختصر رسالہ ہے، جو مطبع مسیحائی لکھنؤ سے بڑی تقطیع کے چھبیس (۲۶) صفحات میں چھپا ہے، ہر صفحہ میں اکیس (۲۱) سطریں ہیں۔ اس کے قلمی نسخے لائبریری دیال سنگھ کالج لاہور، نیشنل میوزیم کراچی، پاکستان[۳] اور کتب خانہ جامعہ ہمدرد، نئی دہلی میں محفوظ ہیں۔ کتب خانہ جامعہ ہمدرد میں محفوظ نسخہ کی تفصیل یہ ہے:

ورق ۳۳، سائز ۱۲×۵/ ۱۹، سطر ۱۱، خط نستعلیق، زمانہ ۱۸/ ربیع الاول ۱۲۶۹ھ[۴]

خلاصۃ النوادر کے مقدمے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مفتی صاحب کی کتاب

'نوادرالبیان فی علوم القرآن' کی کچھ فصلوں کی، مع کچھ اضافوں کے، تلخیص ہے۔ یہ تلخیص انھوں نے حاجی محمد حسین کی فرمائش پر تیار کی تھی، تاکہ یہ اس قرآنِ مترجم بدو ترجمہ کا مقدمہ بن سکے جو موخر الذکر کے پیش نظر تھا۔ ذیل میں مقدمے کی عبارت ملاحظہ ہو:

''اما بعد ناواقفِ مطلق از رموزِ علوم و ناآ گاہ محمد سعداللہ جعل اللہ اخراہ خیراً من اولاہ خدمت قاریانِ سورۂ اخلاص و حافظان طرقِ اختصاص التماس میدارد کہ این چند فصلی است مستخرج و مستنبط از بعض فنونِ رسالہ 'نوادر البیان فی علوم القرآن' تالیف ایں ہیچمدان کہ گردۂ تصویرش حسب ایمای حافظ رسوم ومحبت و وداد رمز شناسِ غوامض مودت و اتحاد عین مردم انسانیت و مردم عین آدمیت بل عین نور العین حاجی محمد حسین صانہ اللہ تعالیٰ عن حوادثِ الزمانِ والأ ین در بیان نزول قرآن وآداب تلاوت و تجوید وقرأت ورسم وغیرہ آن ریختہ شد وعنان شبدیز قلم بار دیگر بمیدان اختصارش ہم باشارۂ حضرت ایشان تا مقدمہ قرآن مجید مطبوع مترجم بدو ترجمہ گردد منعطف نمودہ آمد وسوای آں حرفی چند کہ ہنگامِ تلخیص حسبِ حال بنظر آمد دریں رسالہ افزودہ شد وسمّیتہ بخلاصۃ النوادر متوکلاً علی اللہ القادر. حافظ علی الاطلاق مطبوع خواطرِ صاف در وفانِ آفاق سازد، وازچشمِ زخم کو رسوادان ذی اختلاق زادہم اللہ المرض والشقاق محفوظ دارد بیت:

خدا پیرا بخشد از قبولش
مصون دارد زر دہر فضولش''۵

پیش نظر رسالے میں سات فصلیں ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

فصل اوّل در رموز اسامیِ قاریان وراویانِ ایشاں:

اس میں مفتی صاحبؒ نے شمسی و بدری قاریوں اوران کے راویوں کے نام اور حروفِ ابجد کی مناسبت سے ان کے ناموں کے جو رموز اہلِ فن نے مقرر کیے ہیں، انہیں بیان کیا ہے۔

فصل دوم در تعریف وقف واقسام آں

اس فصل میں مصنف نے وقف کے لغوی و اصطلاحی معانی ،حدیث نبوی اورآ ثارِ صحابہ سے ان کے ثبوت اور ابن الجزری کی بتائی ہوئی تقسیم کی تصویب وتائید کرتے ہوئے وقف کی پانچ اقسام مقرر کی ہیں اور ہر قسم کی تعریف مع امثلہ تحریر کی ہے۔

فصل سوم در علامات ورموز وقف وغیرآں

قرآن پاک میں آیات اورالفاظ کے آخر میں کچھ نشانات بنے ہوتے ہیں، جو اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ یہاں ٹھہرنا چاہیے یا نہیں۔ اس فصل میں مفتی صاحب نے ان علامات ورموز کی وضاحت کی ہے۔

فصل چہارم در عدد سورتہاوآیات وکلمات وحروف قرآن

اس فصل میں مفتی صاحب نے علوم القرآن سے متعلق بعض شاذ اور غیر معتبر رایوں سے بحث کی ہے۔ مثلاً: بعض صحابۂ کرام کے نزدیک معوّذتین مصحف میں شامل نہیں ہیں اور بعض سورۂ انفال اور سورۂ توبہ کو ایک سورہ شمار کرتے ہیں۔ بعض کے خیال میں 'دعائے قنوت' دو سورتیں ہیں، اس وجہ سے قرآن کی سورتوں کی تعداد کے سلسلہ میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ آیاتِ قرآن کی تعداد کے سلسلے میں بھی مختلف آرا ہیں۔ اس سلسلے میں اہلِ کوفہ، اہل شام اور اہلِ بصرہ کے مسالک ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ علاوہ ازیں حروف مشدّد کو بعض قرّا دو حروف شمار کرتے ہیں اور بعض ایک ہی حرف مانتے ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ سے قرآن پاک کے کل حروف کی تعداد میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مفتی صاحب نے مذکورہ مباحث سے متعلق مختلف صحابہ کرام اور متقدمین ومتاخرین قرّاء کرام کی آرا نقل کی ہیں۔ آخر میں توضیح و تشریح کی غرض سے انھوں نے دو دائرے پیش کیے ہیں۔ پہلے دائرے میں قرآن کی سورتوں، آیات، رکوعات، کلمات، حروف واعشار واخماس واعراب ونقاط وتشدید ومدّات کی تعداد نقل کی ہے اور دوسرے دائرے میں حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ کے قول کی مطابقت میں حروفِ ہجا

کی تعداد بیان کی ہے۔

مفتی صاحب کے حسب تصریح قرآن پاک کی سورتوں کی تعداد۱۱۴، رکوعات کی تعداد ۵۴۰، اعشار کوفی ۶۲۳، اعشار بصری ۶۲۳، اخماس کوفی ۱۲۵۶، اخماس بصری ۱۲۴۰، آیاتِ کوفی ۶۲۳۶، آیاتِ بصری ۶۲۱۶، آیاتِ شامی ۶۲۵۰، آیاتِ مکّی ۶۲۱۲، آیاتِ مدنی ۶۲۱۴، آیاتِ عامّہ ۶۶۶۶، کلمات ۷۷۴۳۰، حروف ۳۲۲۶۷۱، فتحات ۵۳۲۴۳، ضمّات ۸۸۰۴، کسرات ۳۹۵۸۲، نقاط ۱۰۵۶۸۱، مدات ۱۱۷۷ اور تشدیدات ۱۲۵۳ ہیں۔

فصل پنجم در بیان مکی و مدنی بودن سور تہا و تفصیل رکوعہا و آیات وکلمات وحروف از آنہا

اس فصل میں مفتی صاحب نے مختلف اقوال کی روشنی میں بیان کیا ہے کہ کون کون سی سورتیں مکی اور مدنی ہیں؟ وہ کون سی سورتیں ہیں جو فتح مکہ یا حجۃ الوداع کے موقع پر یا کسی دوسرے سفر میں نازل ہوئیں۔انھوں نے یہ بھی وضاحت فرمائی ہے کہ جن سورتوں کا بعض حصہ عہد مکی میں اور بعض عہد مدنی میں نازل ہوا ہے وہ مکی سورتوں میں شمار ہوں گی یا مدنی میں؟ آخر میں ایک جدول میں ترتیب سورہ کے لحاظ سے ہر سورہ کے ساتھ اس کے مکی یا مدنی ہونے کی وضاحت، آیاتِ کوفی و بصری و شامی کی وضاحت، نیز کلمات، حروف، رکوعات کی صراحت کی ہے۔

فصل ششم در تجوید بیان مخارج وصفات حروف

اس میں مفتی صاحب نے تجوید کے لغوی و اصطلاحی معانی بتاتے ہوئے اس کی اہمیت اور مخارج حروف کی تعداد بیان کی ہے۔فرماتے ہیں کہ اگرچہ زبان سے ادا ہونے والے ہر حرف کا مخرج مختلف ہوتا ہے، لیکن سیبویہؔ اور خلیلؔ نحوی نے ان کی تعداد مقرّر کی ہے۔سیبویہؔ کے نزدیک مخارجِ حروف سولہ (۱۶) ہیں اور خلیلؔ کے نزدیک ان کی تعداد سترہ (۱۷) ہے۔بعد ازاں اس فصل میں انھوں نے خلیلؔ کے مقرر کردہ سترہ (۱۷) مخارج کی تفصیل پیش کی ہے، جسے بعد میں شکل سے بھی واضح کیا ہے۔

مخارجِ حروف کے بیان کے بعد مفتی صاحب نے حروف کی صفات اور ان کے اعتبار سے حروفِ ہجا کی تقسیم بتائی ہے۔لکھتے ہیں کہ ’’حروف کی کچھ لازمی صفات ہوتی ہیں جو

کسی صورت میں بھی ان سے جدا نہیں ہوتیں اور کچھ عارضی صفات ہوتی ہیں جو کبھی پائی جاتی ہیں اور کبھی نہیں پائی جاتیں، مثلاً حرکاتِ سہ گانہ یعنی ضمّہ، فتحہ، کسرہ، اور اِشباع، وقف، اسکان و امالہ صغریٰ و کبریٰ وقصر و تحقیق و تسہیل و ابدال وحذف وغیرہ۔ ان صفات کے اعتبار سے انھوں نے حروفِ ہجا کی پچیس (۲۵) قسمیں بیان کی ہیں اور آخر میں دائرہ کی صورت میں ان کی توضیح فرمائی ہے۔

فصل ہفتم در فضائلِ قرآن و آدابِ تلاوت

اس فصل میں مفتی صاحب نے فضائل قرآن سے متعلق جامع ترمذی، معجم طبرانی، مسند احمد اور مقدمہ ابن صلاح سے کچھ احادیث نقل کی ہیں، اس کے بعد سنن ابوداؤد سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے قرآن پڑھ کر فراموش کر دینے والے کو روزِ قیامت مقطوع البرکۃ اور خالی از خیر ہونے کی وعید سنائی ہے۔ اس کے بعد انھوں نے آدابِ تلاوت سے متعلق مختلف علماے کرام کے اقوال ذکر کیے ہیں، نیز اسلاف کا طریقہ نقل کیا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن کو بے وضو چھونے اور تلاوتِ جہری و خفی جیسی بحثوں پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اس فصل میں انھوں نے آداب تلاوت سے متعلق الاتقان، الاذکار، کشف شرح وقایہ، تیسیر الوصول، ابوداؤد، طبرانی، ہدایہ، احیاء العلوم، ترمذی، المظہر شرح المشکوٰۃ اور دیگر کتابوں سے روایات نقل کی ہیں۔ آخر میں اوراد و وظائف کا ذکر کیا ہے اور تلاوت قرآن سے فراغت کے بعد پڑھی جانے والی مختلف دعائیں، جو مولانا یعقوبؒ چرخی اور ملا علی قاری مصنّف شرح عین العلم" سے منقول ہیں، درج کی ہیں۔

اس رسالے کی قدر و قیمت کا اندازہ تو ماہرین فن ہی لگا سکتے ہیں، اس مختصر مقالہ میں بقدر استطاعت اس کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یوں تو اس رسالے کا مطالعہ ہر خاص و عام کے لیے مفید ہے، لیکن بالخصوص وہ حضرات، جو اس موضوع پر تحقیقی کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کے لیے اس کی افادیت کہیں بڑھ کر ہے۔ والفضل بید اللّٰہ یوتیہ من یشاء۔

حواشی ومراجع

۱۔ اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں، مولانا عبدالحی حسنی، اردو ترجمہ مولانا ابوالعرفان ندوی، مطبع معارف اعظم گڑھ، ص۲۴۲

۲۔ مفتی سعد اللہ مرادآبادی کے حالات زندگی کی تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے: تذکرہ کاملان رام پور، حافظ احمد علی خاں شوق، ص۱۵۱-۱۵۴؛ حیات اسعد، نسیم غازی مرادآبادی، ص۷۰؛ نزہۃ الخواطر، مولانا عبدالحیؒ حسنی، ج۸، ص۲۳۶؛ مقدمہ فتاوی سعدیہ، مرتبہ مولانا محمد لطف اللہ ولد مفتی محمد سعد اللہ مرادآبادی، ص۹-۱۰

۳۔ فہرست مشترک نسخہ ہائے خطی فارسی پاکستان، جلد:۱، ص۱۵۱

۴۔ فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی، کتاب خانہ جامعہ ہمدرد، تغلق آباد، دہلی نو، شمارہ:۴۰-۴۵

۵۔ خلاصۃ النوادر، ص۱

اسلام میں خدمت خلق کا تصور

مولانا سید جلال الدین عمری

اسلام نے خدمتِ خلق کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ اس کتاب میں خدمتِ خلق کی دینی حیثیت اور عبادت سے اس کا تعلق واضح کرنے کے بعد خدمت کے مختلف پہلوؤں، طریقوں اور ذرائع کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس کے مستحقین کا تذکرہ ہے۔ وقتی اور ہنگامی خدمات، مستقل خدمات، رفاہی خدمات اور اس مقصد سے قائم ہونے والے اداروں اور تنظیموں کی شرعی حیثیت بیان کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں مروّج بعض غلط تصورات کی اصلاح بھی کی گئی ہے۔ وقت کے ایک اہم موضوع پر اردو میں پہلی مستند کتاب، صفحات:۱۸۴، قیمت: =/۸۰ روپئے

اس کتاب کا انگریزی ترجمہ Islam and service to mankind کے نام سے شائع ہوچکا ہے، صفحات:۲۰۰، قیمت:-/۱۰۰ روپئے

ملنے کے پتے: ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی، پوسٹ بکس نمبر:۹۳، علی گڑھ-۲
مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشرز، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، نئی دہلی-۲۵